نمبر ۴۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۳ شوال ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

واقعات حقہ کا انکار ٹھیک نہیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتًا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم الخ یعنی تم لوگ اللہ تعالےٰ کی ہستی کا انکار کرہی کس طرح سکتے ہو جبکہ تم پر موت طاری تھی پھر اس کے بعد تم کو زندگی عطا کیگئی تھی۔ اور اس کے بعد پھر ایک اور زمانہ آئیگا جبکہ تم پر موت وارد ہوجائے گی اور اس کے بعد پھر تم لوگوں کو زندگی عطا کیجاویگی۔ اس آیت سے صاف طور پر دو ایسے زمانوں کا پتہ لگتا ہے جس میں اللہ کریم نے صحابہؓ کی روحانی زندگی کو اپنی ہستی کا ایک زندہ ثبوت گردانا ہے۔ میرے خیال میں جن صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کی نطفہ کے وقت یا اس سے پہلے جو حالت ہوتی ہے۔ وہ ایک موت ہی ہوتی ہے۔ آخر خدا تعالےٰ اپنی حکمت کاملہ سے ہستی کا جامہ پہناتا ہے اور عدم سے وجود میں لاتا ہے اور یہی وہ زندگی ہے جس کا بیان آیت کنتم امواتًا فاحیاکم میں پایا جاتا ہے اور آیت ثم یمیتکم ثم یحییکم سے مراد وہ موت اور حیات ہے کہ جب انسان اس دنیا فانی سے کوچ کر جاتا ہے اور خاک میں خاک اور روح میں روح ملجاتی ہے۔ تب قیامت کو دوبارہ خدا تعالےٰ از سر نو زندگی بخشے گا" وہ ایک حد تک راستی پر ہیں اور ان معنوں سے مجھے انکار نہیں ہے مانتا ہوں کہ موت اور حیات دو ایسے وسیع المعانی لفظ ہیں۔ جن کے بیسیوں معنی ہوسکتے ہیں۔ لیکن یہ معنے میرے جیسے کم فہم آدمی کو آیت مطہرہ کے منشا کے مطابق معلوم نہیں ہوتے۔ اس لئے کمال سادگی اور آزادگی خیالات کیوجہ سے اتنا کہنے کو جی چاہتا ہے کہ اس طرح کی موت اور حیات مراد لینے سے ثبوت ہستی باریتعالیٰ پر کوئی کامل اکمل دلیل پیدا نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اس طرح سے دوسرے درجہ پر یعنے ثم یمیتکم ثم یحییکم میں جو موت اور حیات ہے۔ وہ تو ابھی برائے نام اور صرف وعدہ ہی وعدہ ہے خدا ہی جانے کہ کب قیامت ہوگی اور کب یہ واقعہ ظہور میں آئے گا اور قیامت کے منکر کا تو پھر خدا ہی حافظ۔ باقی رہی پہلی دلیل۔ اس پر بھی یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ لوگوں کا اس بات پر بھی اتفاق نہیں کہ ہماری روح ہماری پیدائش سے پہلے موجود تھی یا نہیں۔ گو ہمیں تو خبر ہی تب ہوئی جب سانس لینے لگے بلکہ اس سے بھی کئی برس بعد۔ اور پھر ہم لوگوں کو جو زندگی عطا بھی کیگئی۔ تو وہ بھی والدین کے ذریعہ سے خدا کی تو ہمیں خبر بھی نہیں۔ کہ کب زندہ کیا اور کس وقت اپنی ہستی کا ثبوت ہمیں دیا؟ اور پھر کروڑہا حیوانات بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی عجیب و غریب حالتوں میں تبدیل ہوکر پیدا ہوتے ہیں۔ ہماری کوئی خصوصیت نہیں اور پھر اور بھی وہم و گمان سے بڑھکر حیرت انگیز ترقیات نباتات کی پیدائش میں دیکھنے میں آتی ہیں۔ مگر اس سے یہ بات کہاں سے گلے کا ہار بن گئی۔ جو ہم ایک خدا ہی ضرور مان لیں اور اس کے ماننے بغیر ہمارا چھٹکارا نہیں ہوتا۔ اور ساتھ ہی ان معنوں پر یہ شک بھی پیدا ہوسکتا ہے کہ جیسے والدین کے ذریعہ سے پیدا کرکے اس وقت خدا تعالیٰ نے دھینگا دھانگی سے اپنی ہستی منوانی چاہی ہے ویسے ہی دوبارہ پیدا کرتے وقت بھی اللہ تعالیٰ والدین سے ہی سلسلہ حیات

ممبران کے ذریعہ کرے گا جو اپنے اپنے دفتر یا اپنے اپنے چندے کی وصولی کے ذمہ وار ہوں گے اور جو تغیر یا کمی بیشی چندے کی ایسے ممبران کے ماتحت دفاتر یا محلوں میں ہوگی اسکی اطلاع وہ باقاعدہ محاسب کو دیں گے۔

(۱۱) انہی ممبران کا فرض ہوگا کہ سکرٹری انجمن کو رجسٹر افراد سلسلہ احمدیہ کے تیار کرنے میں مدد دیں۔ اور جو ممبر ان کے دفاتر یا محلوں میں سے وقتاً فوقتاً خارج ہوتے رہیں یا جو نئے ممبر داخل ہوتے رہیں انکی اطلاع بھی سکرٹری کو دیتے رہیں۔

نوٹ۔ قاعدہ ۱۰ و ۱۱ کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ممبران انجمن کے اہل و عیال یا دیگر متعلقین بھی اسی دفتر یا محلہ کے متعلق سمجھے جاوینگے جس کے متعلق خود ایسا ممبر ہے۔

(۱۲) کارکن کمیٹی بجٹ کے مطابق ہر ایک خرچ کی اجازت دے سکیگی۔

(۱۳) علاوہ ان فرائض و اختیارات کے جو عہدیداران کے لئے قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ میں تجویز کئے گئے ہیں: سکرٹری کا فرض ہوگا کہ ہر ایک مد کا روپیہ ماہوار اس مد میں داخل کرتا رہے اور محاسب کا فرض ہوگا کہ ہر ایک چندہ دہندہ کو ایک رسید اپنی دستخطی دے جس کا مثنی دفتر محاسب میں موجود رہے۔

(۱۴) ان عہدیداران کے علاوہ جن کا ذکر قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ میں ہے حسب ذیل دیگر عہدیدار اس انجمن میں ہوں گے۔

نائب میر مجلس۔ جو میر مجلس کی غیر حاضری میں میر مجلس کا کام کرے گا۔

چودھری۔ جو انجمن کے مقاصد مندرجہ قاعدہ ۲ ضمن (و) و (ہ) کی تکمیل کرے گا۔

مہتمم حفظان صحت۔ جو انجمن کے مقصد مندرجہ قاعدہ ۲ ضمن (ذ) کی تکمیل کرے گا۔

(۱۵) ممبران کے لئے ضروری ہوگا کہ مندرجہ ذیل مدات یعنے لنگر۔ مدرسہ میگزین۔ ضروریات مقامی کے لئے الگ الگ چندہ دیں۔ یا انہیں اختیار ہوگا سب کے لئے اکٹھی ایک رقم تجویز کر دیں۔

جو ممبران اکٹھی رقم دیں گے ان کے چندوں کی تقسیم مختلف مدات میں حسب ذیل طریق پر ہوگی۔

ضروریات مقامی ایک چوتھائی۔

باقی تین چوتھائی حسب ہدایت صدر انجمن نصف لنگر میں اور نصف مدرسہ اور میگزین بحصہ نسبت ۵ و ۳۔

(۱۶) جو لوگ وصیت کے قواعد کے ماتحت ۱/۱۰ ماہوار آمد کا دیتے ہیں انہیں صرف مقامی ضروریات کے لئے چندہ دینا لازمی ہوگا۔

یعقوب علی جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

موسم سرما آگیا ہے

ہماری جماعت اس امر سے ناواقف نہیں ہے کہ قادیان میں جو لوگ رہتے ہیں انہیں سے بعض یتیم بچے ہیں اور بعض مسکین اور نادار ہیں اور اکثر اوقات ایسے لوگ مہمانخانہ میں آتے رہتے ہیں جن کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی سامان اور انتظام نہیں ہوتا اور مہمانخانہ کے مہتمم کو انکی دو اجیبا الرحم حالت دیکھکر سخت تکلیف ہوتی ہے اس لئے موسم سرما کی آمد پر خاص طور پر بعض احباب کو رضائیوں وغیرہ کے بنوانے کے لئے یاددہانی کیجاتی ہے مگر جو کام مجموعی طور پر کل قوم کے کرنے کے ہوں وہ کسی فرد واحد یا چند دوستوں پر ڈالدینے تکلیف مالایطاق کے نیچے آجاتے ہیں۔ اور یہ ہم لوگوں کا فرض ہے کہ قومی ضروریات کو قوم کے کانوں تک پہونچاویں اور انہیں بار بار یاد دلاتے رہیں۔

میں اس امر کو ہرگز معیوب نہیں سمجھتا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی تحریک کیجاوے کیونکہ جو کام خود ہم نے کرنے ہیں وہ تب ہی ہو سکتے ہیں کہ ہم سب انکی نوعیت اور حالت سے آگاہ ہوں۔ اس لئے ہر شخص کو چاہیئے کہ جہانتک اس سے ممکن ہو ہر قسم کے کپڑے زنانہ ہوں یا مردانہ اور نئی یا پرانی رضائیاں یہاں بھیجدے۔ اس قسم کے کپڑے حضرت حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب کے پاس جمع ہوتے ہیں اور وہ نہایت حزم و احتیاط اور کفایت سے مناسب موقع پر خرچ کرتے ہیں۔ اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ نیا ہے یا پرانا۔ یہاں سب کام دیجاتے ہیں۔

اسکے ساتھ ہی مجھے یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہر صاحب جو ان دنوں قادیان دارالامان آنیکا عزم فرماویں انکا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنا بستر اور رضائی ساتھ لاویں تاکہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ مہمانخانہ اسقدر رضائیاں اور بستر مہیا نہیں کر سکتا۔ اسلئے اس بات کو کبھی بھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ موسم سرما میں سفر کرتے وقت بستر اور لحاف لیتے آویں۔ احمدی انجمنیں احباب کو ایسے مقاصد سے آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

عصر جدید کی راستبازی

عصر جدید ایک شیعہ ایڈیٹر کا ماہواری رسالہ ہے جو شیعوں کے مرکز لکھنؤ سے میرٹھ مالیر کوٹلہ وغیرہ کی ہوا کھا چکنے کے بعد نکلنے لگا ہے۔ اس کے تازہ نمبر میں عبرت کے عنوان سے ایک مختصر سا نوٹ حضرت صاحبزادہ مبارک احمد ... کی وفات پر نکالا ہے۔ اور خود ایڈیٹر صاحب کا لکھا ہوا ہے اس نوٹ میں لائق اور وکیل ایڈیٹر لکھتا ہے کہ "چند روز قبل وفات وسوم دہام سے پیشگوئی ہوئی تھی بلکہ وہ الہام ربانی ہے کہ نو دن کے بعد بخار ٹوٹ گیا اور صحت ہو جائے گی"

اب اگر راستبازی اور حیا کوئی چیز ہے اور ضرور ہے بلکہ من الایمان ہے تو ایڈیٹر عصر جدید بتائیں کہ اور صحت ہو جائے گی یہ پیشگوئی کب کیگئی تھی اور کہاں شائع ہوئی تھی۔ صاحبزادہ صاحب کے متعلق جو پیشگوئیاں تھیں وہ اس موقعہ پر الحکم میں درج کر دیگئی ہیں اور آپ کی وفات انہیں پیشگوئیوں کے موافق ہوئی۔ اب یہ خودساختہ پیشگوئی خواجہ صاحب کو دکھانی چاہیئے ورنہ شرم کرنی چاہیئے۔

میرے مقدمہ سرقہ بالجبر کا فیصلہ ہو گیا

مجھ پر حملہ کرنیوالوں کا چالان ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو بمقام بٹالہ سردار غلام حیدر خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوا۔ سردار غلام حیدر خان اس ضلع میں ایک مشہور نکتہ رس اور عدل گستر۔ دیانتدار مجسٹریٹ ہیں اور سب سے بڑی خوبی جو اس عدالت میں ہے وہ یہ ہے کہ مقدمہ کو بلا وجہ لمبا نہیں کیا جاتا بلکہ جس قدر جلد ممکن ہو اس کے فیصلے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مقدمات کی طوالت فریقین مقدمہ کو جس قدر زیر بار کرتی ہے وہ ایک نمایاں بات ہے اور اس طرح پر اس عدالت میں مقدمات کی طوالت کے بد نتائج سے فریقین کو بہت آرام ملتا ہے۔ بر نتیجہ ہے صاحب ممدوح کی مستعد اور ہوشیار طبیعت کا۔ بعض مجسٹریٹوں میں ایک یہ بھی نقص ہوتا ہے کہ اُن کا مزاج بہت گرم ہوتا ہے اور بات بات پر ایک یا دوسرے فریق کو ایسے گھورتے اور دباتے ہیں کہ گویا اسے کچا کھا جائیں گے مگر برخلاف اس کے سردار صاحب کے مزاج میں تحمل۔ اعتدال اور خوشخوئی ہے جس کی وجہ سے فریقین پوری آزادی کے ساتھ اپنے مطالب کو عرض کر سکتے ہیں۔ یہ ساری باتیں خاندانی وجاہت اور تربیت کا نتیجہ ہیں۔ بہرحال ۲۷ اکتوبر کو ۱۱ بجے کے قریب بمقام بٹالہ مقدمہ پیش ہوا جسکو بابو پورن لال صاحب ضلع گورداسپور کے لائق اور قابل کورٹ انسپکٹر نے پیش کیا۔ میں ایک سے زیادہ مرتبہ بابو صاحب موصوف کے متعلق لکھ چکا ہوں کہ وہ اپنے فرائض نہایت قابلیت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اُن کو مقدمات میں علی العموم کامیابی ہوتی ہے۔ ملزموں کی طرف سے بابو کاہن چند اور میاں محمد بخش وکلا رکھے۔ عدالت نے بعد لینے بیانات استغاثہ و شہادت استغاثہ ملزموں پر فرد قرارداد جرم لگا دیا اور ۳۰ اکتوبر کو صفائی لیکر ایک ملزم کو جس نے مجھ پر چھوی کا حملہ کیا تھا دو سال قید اور ۵۰ء جرمانہ کیا اور باقی تینوں کو ایک ایک سال قید اور چالیس چالیس روپیہ جرمانہ کیا۔ دو ملزم کسی پہلے سرقہ بالجبر میں جو میرے مقدمہ کی تفتیش میں ثابت ہو گیا ماخوذ تھے اور اس طرح پر یہ ملزم اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ اب یہ راستہ خدا کے فضل سے صاف ہو گیا ہے میں اس مقدمہ کی کامیابی پر میاں خدا بخش صاحب انسپکٹر بٹالہ کو مبارک باد دیتا ہوں اور خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھکو بلا سے محفوظ رکھا اور ظالموں کو سزا دی۔ چونکہ ابھی تک بعض بدوضع لوگ ان دیہات میں موجود ہیں اس لئے یا تو ایسے مشتبہ چال چلن کے آدمیوں سے سنگین ضمانتیں لی جائیں اور یا اگر مناسب ہو تو نہر کے پل پر ایک تعزیری چوکی ان دیہات کے لئے بٹھائی جاوے اور اس کا خرچ اُن سے لیا جاوے پھر یہ درست ہو جائینگے۔ مجھکو اس معاملہ پر زیادہ زور اس لئے بھی دینے کی ضرورت ہے کہ زیادہ کثرت کے ساتھ ہماری جماعت کے لوگ مختلف جگہ سے وقت بے وقت آتے ہیں۔ اور کبھی وہ راستہ سے بھی ناواقف ہوتے ہیں چونکہ نوالی ضلع گجرات سے مجھے ایک خط ملا ہے کہ وہاں کی جماعت آرہی تھی تو اُن پر بھی حملہ آور ہوئے تھے مگر اُن کی کثرت دیکھکر بھاگ نکلے۔ بہرحال ان بدوضع لوگوں کا کچھ انتظام مزید ہونا چاہئیے۔ جو ہمارے ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی توجہ سے بعید نہیں۔

بٹالہ ایم۔ بی سکول کا ایک شرمناک مقدمہ

بٹالہ کے ایم۔ بی سکول کا ایک ٹیچر پنڈت رام لال ایک شرمناک مقدمہ کی علت میں پکڑا گیا ہے۔ پہلے جب الزام پنڈت مذکور پر لگایا گیا تو معمولی تفتیش کے بعد کارروائی آگے نہ چلی لیکن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور نے جو بڑے غیور اور ایسے معاملات میں پورا نوٹس لینے والے ہیں۔ مزید تفتیش کے لئے ضلع گورداسپور کی پولیس کے ایک نہایت ہوشیار اور باخبر پولیس آفیسر بابو غلام محمد صاحب انسپکٹر ضلع گورداسپور کو خصوصیت سے اس مقدمہ کی تفتیش کے لئے مقرر کیا۔ جنھوں نے ایک مہینے کی گویا کالعدم کارروائی میں پھر نئی روح پیدا کر دی اور مقدمہ پورے طور پر برآمد کر لیا۔ جن لڑکوں کے ساتھ اس پنڈت نے فعل ناجائز کیا ہے ان کے بیانات تحریری قلمبند ہو چکے ہیں۔ پنڈت جی مہاراج حوالات میں گائتری کا پاٹھ کرتے ہیں یہ مرض علی العموم مدرسوں میں پھیلا ہوا ہے اور اس کے لئے قابل عبرت سزاؤں کا دیا جانا ضروری ہے۔ چونکہ خلاف وضع فطری ایسا جرم ہے جس میں دونوں فریق ملزم ہوتے ہیں اس لئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ان لڑکوں کے لئے سفارش فرمائی ہے اور لڑکوں کے بیانات سے پایا گیا ہے کہ جبراً ارتکاب کیا گیا ہے۔ سامرتسر حلقہ کے انسپکٹر صاحب لالہ جگل کشور صاحب بھی ویسے چاہتے ہیں کہ ایسے بدوضع مدرس کو خطرناک سزا دی جاوے کیونکہ معلم اصلاح عادات اور اخلاق کے لئے مامور ہوتے ہیں نہ کہ اُن کی اخلاقی حالت کو وہ خود بگاڑنے والے ٹھیریں۔ بہرحال یہ مقدمہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کی عدالت میں ہوگا اور امید کی جاتی ہے کہ حق اور انصاف کی پوری تائید ہوگی۔ وہ اور اس مقدمہ کے فیصلہ پر جملہ مدرسین اور طلبا کے لئے خاص عبرت کا موقع ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ چاہے تو یہ وبا کسی قدر رک جاوے گی۔ جسکے لئے ضلع گورداسپور کے صاحب ڈپٹی کمشنر اور بابو غلام محمد صاحب انسپکٹر خاص شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

ریلوے حادثے

چند دنوں میں ریل کے کئی سخت حادثے وقوع میں آئے ہیں۔ ایک کوٹ لکھپت اسٹیشن پر جو لاہور اور بھٹنڈہ کے مابین ہے ہوا ہے جس کا حال پچھلے ہتکاری میں نذر ناظرین ہو چکا ہے۔ دوسرا جگادہری اور کلانور کے درمیان ہوا ہے جسمیں بھی کئی جانیں غارت ہوگئیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حادثہ ایک یورپین (یا یوروشین) ڈرائیور کی بدولت ہوا ہے۔ جو ہر وقت شراب میں مدہوش رہتا تھا۔ تیسرا تصادم گریٹ انڈین پننسولا ریلوے کے اسٹیشن اناری سے متصل اسپیشل ٹرین اور مسافر گاڑی میں ہوا ہے۔ یہ حادثہ بھی سخت تھا۔ دونو کے انجن چکنا چور ہو گئے۔ اسپیشل ٹرین میں مہاراجہ صاحب گوالیار سوار تھے۔ جو بمبئی سے واپس آ رہے تھے۔ گو ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کی گاڑی کا ٹوٹ کر قلع قمع ہو گیا۔ مگر شکر ہے کہ انہیں کوئی گزند نہیں پہونچی حکام ریلوے کو چاہئیے کہ اس آئے دن کی تصادم کا جلد انتظام کریں اور وجہ سبب معلوم کریں۔ کیونکہ یہ وقوعے ہوتے ہیں۔ ورنہ پھر یہ نتیجہ ہوگا کہ اہل ملک ریل کی سواری کو ہی خطرناک سمجھ کر چھوڑ بیٹھیں گے۔ (ہتکاری)

جوشِ اُلفت

کہتے ہیں جوشِ اُلفت یکساں نہیں ہے رہتا۔ دلبر مرے پیارے ہر دم گھٹا ہی ہے
یہ شعر تو نکلا ہے تا اُس مبارک دل سے جس کی نظر کے سامنے دُنیا کی چاہت و
محبت و اُلفت کچھ حیثیت ہی نہیں رکھتی ہے۔ دُنیا کی چیزوں سے دل لگانا
مولا کریم کی رضا کو اور خود مولا کریم کو جو اصل مقصود ہے (جس کے لئے ہے کہ ع
خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است) بھولنا بسرنا مادی دُنیا کے پتلے اور ہلاکت
کے کیڑے کا کام ہے۔ اُس دل میں مولا کریم کی چاہت اور محبت کچھ ایسی انوکھی قسم
کی گھُسی ہے کہ کیا بتاؤں اور کیا سناؤں؟ اُس کو سوائے اُس کے (مولا کریم کے) کوئی
اچھا ہی نہیں لگتا۔ اُس کے سوا کوئی چیز اُس کی نظر میں ہی نہیں آتی۔ اُس کو اُسکے
عشق کی کچھ ایسی لگن لگی ہے کہ نہ اپنے ہی اچھے لگتے ہیں اور نہ بیگانے ہی بھلے لگتے
ہیں۔ مگر وہی جو اُس پیارے ہاں دل و جان اُسی پر واری کا شیدائی ہو اُس کے
عشق کا متوالا ہو اُس کو ہی مقصود اصلی خیال کرتا ہو دنیا کی چیزوں سے بیزار
ہو۔ بتلائے! کہ ایسے دل کی نسبت ظاہر بین اور خشک فلاسفر کیا رائے لگا سکتا ہے؟
بجز اس کے کہ اس کو جنون ہو گیا ہے یا کسی مرض میں گرفتار ہے۔ مگر نہیں نہیں خبردار
خبردار!! کہیں ایسا لفظ نہ کہنا چھوٹا منہ بڑی بات۔ اُف غضب کر دیا ہائے
بھُس میں چنگاری لگا دی۔ خوب یاد رکھو سچی بات یہی ہے۔ ع۔ دیوانہ مت کہو تم
عقل رسا یہی ہے۔

دُنیا میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حُسن اور خوبصورتی اور اعضاء کی درستگی اور بناوٹ
قد کی موزونی چال ڈھال کی عمدگی جس کے لئے شاعر تو ہزاروں طرح کی مثالیں ادھر
اُدھر سے وصر گھنگراری کا پہاڑ بنا دیتے ہیں مگر مشکل تو یہ درپیش ہے کہ ہم کو شاعری
سے بالکل مس نہیں۔ یعنے شاعری سے تو ہوئے ہم محض نابلد اس لئے شاعروں کیسے
جوڑ توڑ لاویں ہم سے مشکل ہے کیونکہ حضرات شاعر اشاروں کنایوں میں ہی ہزار ہا
ایسی ایسی گل کاریاں کر جاتے ہیں کہ باید و شاید۔

خوبصورتوں اور حسینوں میں دُنیا پرست مادی دنیا کے کیڑے صرف چند
باتیں ہی دیکھا کرتے ہیں گویا کہ اُن کی ظاہر بین نظر صرف چند باتوں کو ہی خوبصورتی
کا دار و مدار سمجھتی ہے یعنے ناک کان کی درستگی چہرہ کی خوبصورتی لبوں کی
باریکی قد کی موزونی کمر کی باریکی وغیرہ ایسا ہی اجزا کے خواص و تاثیر اور اجرام
سماوی کی چال ڈھال ان سب کو درست پا کر اول الذکر تو ایسے لٹو ہو جاتے ہیں کہ
جان دینا بھی گوارا کر لیتے ہیں صدقے ہوتے ہیں واری ہوتے ہیں کہ کہیں معشوق
صرف زبان سے چند صلواتیں ہی سُنا دے تاہم جان میں جان آئے مگر یہ مادی معشوق
خدا اُن سے بچائے ایسے اول درجہ کے جفا کار ظالم خشک اور ترش رُو اور بدمزاج
ہوتے ہیں کہ الامان! الامان!! ان میں مروت نہیں۔ ان میں وفا نہیں۔ ان میں
علم نہیں۔ ان میں ہمدردی نہیں۔ ان میں مہر نہیں۔ ان میں رحم نہیں۔ ان میں خلق
نہیں۔ ان میں حیا نہیں۔ ان میں اُنس نہیں۔ ایسا ہی مادی اشیاء اور تاثیر کواکب
پر اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق بھروسا رکھنے والے کے ساتھ ان مادی اشیاء و
وغیرہ کا ایسا ہی سلوک ہے جو اوپر مذکور ہوا اگر فی الحقیقت ان میں مہر و وفا یا حق
دوستی ادا کرنیکا مادہ ہوتا تو ہرگز ہرگز ممکن نہ تھا کہ اپنی ساری عمر کے بندہ اور
پرستار اور عاشق زار کو جس نے ان کے اوپر ایسا ہی بھروسا یقین کر لیا تھا جیسا کہ
مولا کریم پر رکھنا چاہئے تو یہ چیزیں اس کے ساتھ حق دوستی کو خوب نبھائیں اور
ہرگز ایسا وقت اُن کے لئے نصیب نہ ہوتا کہ ساری عمر کے تجربے دریا برد ہو کر وہ
اشیاء محض بیکار بے تاثیر ہیں کر اُس کی نعش کو دُنیا پرستی کی سزا کی چار لاتیں لگیں
اس لئے یقینی طور پر ان مادی اشیاء کی نسبت بھی یہی فتویٰ لگانا پڑا کہ ان میں
مروت نہیں۔ ان میں مہر نہیں۔ ان میں وفا نہیں۔ ان میں ہمدردی نہیں۔ ان میں
اُنس نہیں۔ ان میں رحم نہیں۔ ان میں حیا نہیں غرض کہاں تک گنوں اور کہاں تک
اپنے پیارے ناظرین کا دماغ چاٹوں ایک عیب ہو تو بیان کیا جاوے اور ضبط
تحریر میں لایا جاوے۔ انسانی پتلا اور مادی اشیا جہاں کسی قدر خوبی رکھتے ہیں تو
وہاں ہزاروں طرح کے عیب سے بھی بھرپور ہیں اور اُن کے عیب و ثواب پر قلم
اُٹھانا بھی ٹیڑھی کھیر اور ایک خاصے دفتر کی ضرورت ہے اور کسی قدر علم کی بھی
ضرورت ہے فرصت کی بھی حاجت اور ہم ہوئے ان تمام باتوں سے دور و مجبور
بتلائیے کہ کیسے اس اہم کام کو نبھا سکیں۔؟

پیارے ناظرین! اس مادی معشوق کے بالمقابل عارفوں نے ایک اور معشوق
کا بھی کھوج لگایا ہے وہ کیسا ہے؟ اُس کے وصف کیا ہیں؟ بس کچھ نہ پوچھو!
وہ تو ایسا ہے کہ اُس کے احسان کو۔ اُس کی مروت کو۔ اُس کے وفا کو۔ اُس کے
رحم کو۔ اُس کے خُلق کو۔ اُس کے لطف کو۔ اُس کی بخشش کو۔ اُس کی ہمدردی کو۔
اُس کی مہر کو۔ اور بالآخر اُس کے حق دوستی ادا کرنے وغیرہ کو دیکھکر زبان کیا دل
بے اختیار بول اُٹھتا ہے۔ ع۔ دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے۔

جس طرح زمین میں ایک قوتِ کشش ہونے کی وجہ سے اوپر پھینکنے والی چیز
نیچے کو فوراً اُتر آتی ہے اسی طرح حُسن اور خوبصورتی میں بھی ایک طرح کی کشش
ہوتی ہے جو کہ اپنی طرف اپنی استعداد والی طبیعتوں کو کھینچتی ہے یہی وجہ ہے
کہ مادی دنیا کی طرف دل لگانے والے اکثر کسی نہ کسی کے خواہ وہ انسانی قسم کا بت
ہو خواہ مادی اور حسی اشیاء کا بُت ہو فریفتہ و عاشق زار ہو کر مولا کریم سے ایسے ہی
دور و مہجور ہو جاتے ہیں کہ گویا ان کا اُس کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور
یہی راز ہے الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ جس کا معنے اپنی استعداد والی
طبیعت کی خواہش و چاہت مگر حُرم ذالک علی المومنین کہکر مومن کو اس
کی طرف سے نفرت دلا کر یہ ظاہر کیا ہے کہ مومن کا اصل مقصود بالذات اور
ہی ہوتا ہے یعنے اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی اور اُس کی رضا کا تابع ہونا یہی وجہ
ہے کہ باریک بین اور فیلسوف یعنے فلسفہ الٰہیہ کے اوراق کے مطالعہ کرنے والے
حضرات منبع خوبصورتی و حُسن و جمال کے دیوانہ اور شیدا ہو جاتے ہیں یعنے اگر انکی
نظر سے خوبصورت سے خوبصورت انسان۔ پرندہ یا اشیاء کی خواص و
تاثیر پڑتی ہے تو وہ اُس منبع خیر و خوبی کی طرف اپنے خیالات کو منتقل کر
لیتے ہیں اور اُن کے دل بے اختیار ہو جاتے ہیں اُس یگانہ کے لئے جس نے ان
مادی چیزوں کو بنایا اور اس طرح اُن کا علم جُوں جُوں کسی کی خیر و خوبی سے
آگاہی حاصل ہے توں توں حضرت احدیت کی نسبت بیش از بیش ہوتا جاتا
ہے یہی وجہ ہے کہ وہ پھر اُس کے عشق کے ایسے دیوانے و متوالے ہو جاتے ہیں
کہ مادی اور حسی پتلا کوئی اُن کے خطرے میں ہی نہیں آتا کیوں آئے اور کیونکر
اُن کی نظروں میں مادی اور حسی کی وقعت بیٹھے؟ جس حالت میں کہ وہ
اصل حقیقت سے آگاہ ہو گئے مثلاً یہی غور کرنا چاہیے کہ یہ ایک مسلم امر
ہے کہ چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے جو کہ خود ایک روشن کرہ ہے جب تک
اس روشن کرہ سے تعلق پیدا ہو جاوے تو پھر وہ چاند یا کسی دوسرے اُس کی
امثال کو کب خطرے میں لا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولا کریم کے عاشق اور
اُس کے شیدائی ساری دُنیا کو ہیچ سمجھ لیتے ہیں جو کہ فی الحقیقت ہیچ ہے
اور اس لئے مادی اور حسی اشیاء سے دل لگانا ہی اپنی ہتک کا موجب خیال

کرتے ہیں الغرض یہ بھی سچ ہے کہ چند روزہ ہے جس کے وجود کے لئے یہ سبق رٹا جا رہا ہے کہ آج ہے کل نہیں اُس کے ساتھ دل لگانا اول درجہ کی نالایقی اور سخت درجہ کے خسران میں پڑنے کی دلیل ہے - اللہ اللہ! یہ عشق اور یہ محبت اور یہ جوش کہاں سے آگیا اور کدھر سے آکودا کس کونے میں رکا ہوا بیٹھا تھا کیوں دنیا کی محبت کو بالکل سرد کر دیا کیوں نہ یہ خیال ڈالدیا یا یہی پڑ رہا کہ بس جو کچھ ہے یہی مادی اور حسی چیزوں میں ہی سب عیش ہے سب لطف ہے سب سرور ہے - مادی اور حسی معشوقوں سے کوئی چیز بڑھکر نہیں اور نہ ہو سکتی ہے - کم بخت دُنیا پرست دنیا کی اشیاء کو ہی خوشی اور سرور کا موجب یقین کر لیتا ہے اور اُسی کو دیکھکر لٹو ہوا جاتا ہے اور خیالات کے گھوڑوں کی اگاڑی پچھاڑی چھوڑ کر سرپٹ چھوڑ دیتا ہے مگر مادی دنیا ہی تو آخرکار اُس کی وفاداری کی بالکل قدر نہیں کرتی اور نہ رتی بھر اُس پر احسان کرتی ہے بلکہ وقت پڑے پر صاف اور کورا جواب دیکر اپنی بے وفائی کو روز روشن کی طرح ظاہر کر دیتی ہے - یہی وجہ ہے کہ باریک بین اور فلسفہ الٰہیہ کے شیدائی حضرات ابتدا ہی سے اس کی چالوں کو تاڑ جاتے ہیں وہ اس کے پھندوں میں ہی نہیں پھنستے - کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اس کے پھندے میں پھنسنا سخت درجہ کی گستاخانہ حرکت کا ارتکاب کرنا ہے - ارے میاں! ساری حقیقی لذتیں سرور تو صرف ایک ذات والا صفات میں ہیں جسکے حکم اور اشارے سے یہ تمام چیزیں پیدا ہوئی ہیں پھر ہم کو کیا پڑی ہے کہ ان نامراد چیزوں سے دل لگا دیں کیوں نہ اُس کو ہی دل دیں جو دل لینے کا اہل ہے جو دل لیکر دل کی پوری قدر کریگا دنیا کی طرح بے وفائی نہیں کریگا کیونکہ اُس کے لئے یہ ایک سچا فلسفہ ایک عارف کی زبان سے نکلا ہے کہ

~ جس نے دل تجھکو دیا ہو گیا سب کچھ اُسکا :. سب ثنا کرتے ہیں جب ہو گئے شیدا خواں تیرا :.

پھر بتلائیے! کہ اُس کو کیوں نہ دل دیں؟ مگر دُنیا پرست نے سخت بُرا کیا جو مادی اور حسی اشیاء کو دل دیدیا کاش! وہ اب بھی واپس لینے کی کوشش کرتا تو اُس کے لئے بہتر ہوتا - عارفان الٰہی کا دُنیا پرستوں کو خدا کی طرف دعوت کرنا بھی اسی ہمدردی پر مبنی ہے جو ان کے دل میں ہوتی ہے یعنے اُن کا دل یہی چاہتا ہے کہ وے اُدھر ہی متوجہ ہوں جو کہ قدر کرنے والی ذات ہے بے قدروں کی طرف رجوع کرنا در اصل اچھا کام ہی نہیں یہی وجہ ہے عارفان الٰہی دُنیا پرستوں کی حالتِ زار پر آٹھ آٹھ آنسو بہاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے کاش! تمہارے گوش ہوش وا ہوتے تمکو حقیقت پر نظر ہوتی تو سچی لذت سچے سرور سچے لطف سچے ذوق کے خواہاں ہوتے اور چند روزہ فائدوں سے دل لگانا ہی موجب تباہی خیال کرتے تو وہ وہ تیرے پر راز کھلتے وہ وہ تجھکو لذتیں اور سرور ملتے کہ مادی اور حسی معشوق کی چاہت کے خواب و خیال میں بھی وہ بات میسر نہ ہوتی اور اس کے حاصل ہونے سے دُنیا کی محبت تیرے دل سے ایسی دور ہوتی جیسے کہ گدھے کے سر سے سینگ - مگر کون کہے اور کون سمجھائے جس دل میں دنیا نے چاہت کی دھاک بٹھائی یا جس دل میں دُنیا کی الفت کا نام او زنگ بیٹھا اُس نے کیا خاک اُس طرف آنکھ اُٹھانی ہے اُس نے کیا خاک حقیقی منعم اور سچے قدردان معشوق کو دل کی نظر بھر کر دیکھنا ہے؟

یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جس طرح دو دل ایک سینہ میں نہیں رہ سکتے اُسی طرح دو کی محبت والفت بھی صرف بناوٹی بات ہے دو محبتیں اور الفتیں ایک وا ہیں رہنا ہونا ایسا ہی مشکل جیسے کہ ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکلنا یعنے دنیا کی اور مولا کریم رب العالمین فیض بخش فیض رسان غفور معطی رحمن رحیم خالق مالک رازق کی -

~ ہے کو تو صرف دو آنکھیں ہیں مگر کیا کہیں اور کیا ذکر سنائیں کہ ان کی بدولت

ہی سارا مزا ہے یہ نہ ہوں تو کوڑی کام کے نہیں ٹھوکریں کھاتا اور در بدر پھرنا ایک سہل بات ہو جاتی ہے (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین) ایسا ہی کہنے کو تو دل و دماغ چھوٹے چھوٹے عضو ہیں مگر اُن سے کیسے مفید کام لئے جا سکتے ہیں اور انسانی ہستی کے لئے یہ کیسے بھاری مددگار ہیں ایسا ہی کہنے کو تو صرف ایک جوڑی ہاتھ اور ایک جوڑی پیر ہیں مگر کیا کہیں کہ اُن کے نہ ہونے سے جو علتیں اور دقتیں پیش آسکتی ہیں اُس کے خیال کا سماں ہی دل میں لانے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ایسا ہی زبان ناک کان ہوا پانی زمین آسمان چاند سورج ستارے پہاڑ ہر قسم کے میوے اور اناج وغیرہ وغیرہ ہزاروں لاکھوں کروڑوں اربوں ایسے ایسے روحانی و جسمانی انعام اُس مالک بے چون و چرا نے عطا کئے ہیں کہ جن کی تہ تک پہنچنا تو ہوا نا عقدہ لاینحل اُن کی تفصیل اور گنتی کرنی بھی امر غیر ممکن ہے - یہ تمام اشیاء بغیر محنت اور ہمارے اعمال کے پیدا کی ہیں جن سے ہم کثرت سے فواید اخذ کرتے ہیں - دُنیا کے معشوقوں میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اول تو قابو میں ہی نہیں آتے اور اگر آگئے تو بس کیا ہے جیبیں خالی اور کھوکھلی اور ساری عمر کا کنونڈا رہا سو الگ - مگر معشوق ازل کی شان ہی نرالی ہے اس کا طرز ہی جدید ہے اُس کی ادا ہی نیا رنگ رکھتی ہے اُس میں مادی اور حسی معشوقوں کی طرح کج خلقی نہیں اور نہ حُسن کا غرہ ہے کیونکہ غرہ ہونے سے ہمدردی کافور ہو جاتی ہے اسی لئے تو اُس لم یزل لایزال نے جہاں کہیں اپنے حسن کا ذکر کیا ہے وہاں رحمن و رحیم اپنی صفت کو ضرور بیان کر دیا ہے تاکہ عارف کامل اور عاشق صادق اُسکے حُسن کو غرہ سے خالی پاوے دیکھو! اور غور کرو! ہم صرف دو آیتیں ہی آپ کے روبرو پیش کرنا اپنے مطلب کی تائید کے لئے کافی خیال کرتے ہیں کہ ایک جگہ فرمایا کہ الحمد للہ رب العالمین - الرحمن الرحیم - دوسری جگہ فرمایا کہ هو الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم

یعنے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ تمام جہان کا رب ہے تمام چیزوں کو پیدا کیا اُن کی کنہ اور حقیقت سے واقف ہے اُن کے پیدا کرنے اور عدم کرنے پر قادر ہے جیسا اُن کو حسن و جمال عطا فرمایا اُس سے کہیں بڑھکر اور چڑھکر حسن و جمال رکھتا ہے یعنے ایسا کہ خود اپنے حسن و جمال کو لیس کمثلہ شیٔ اور لا تضربوا للہ الامثال کے ذریعہ پیش کرتا ہے مگر پھر بھی الرحمن اور الرحیم ہے ایسا ہے اگرچہ نہ تو اُس کے سوا کوئی معبود ہے اور نہ معشوق ہے اور نہ مقصود ہے اور نہ مطلوب ہے اور غیب اور نہاں در نہاں چیزوں کو خوب جانتا ہے مگر باوجود اِن تمام حُسن اور خوبی کے الرحمن اور الرحیم ہے غرہ نہیں کرنا چاہتا جو اُس کی طرف ایک قدم اُٹھائے وہ دو قدم اُٹھاتا ہے اور جو اس سے زیادہ بڑھتا تو وہ مالک اُس سے زیادہ بڑھتا ہے ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عاشق زار اُس کے حسن کا تو پہلے سے ہی گرویدہ ہوتا ہے اُس کے احسانات سونے پر سہاگے کا کام دیکر اُس کو ایسا بیخود اور از خود باختہ کر دیتے ہیں کہ آخرکار چلا اُٹھتا ہے کہ

~ کہتے ہیں جوشِ الفت یکساں نہیں ہے رہتا - دل پر ترے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے

کیوں دل پہ ہر دم یہی گھٹا نہ رہے اور کیوں جوشِ الفت یکساں نہ رہے میری جان صدقے میرے باپ ماں تیرے پیاری تمیر تو وہ وقت ہی نہیں آتا کہ جوشِ الفت یکساں نہ رہ سکے تمہارا تو یہ حال ہے جو تم نے خود بیان کر دیا ع ہم ہوئے دلبر کے اور دلبر ہمارا ہوگیا :. عشق میں پورے اُترے جیسے تم ہو ویسا ہی تمہارے معشوق ازل میں ہیں تبلائیے کہ جوشِ الفت کیسے کم ہو تم اُس معشوق ازل کے احسانوں کو ایک آن بھی بھول نہیں سکتے کہ جس نے تم کو کیا سے کیا بنا دیا یہاں تک کیا کہ انت منی وانا منک بھی فرما دیا اور یہ عشق کی منزل کی حد ہے

اس میں شک نہیں کہ تم میں صدق تھا۔ تم میں وفا تھا۔ تم میں مہر تھی۔ تم میں مروت تھی۔ تم میں اخلاص کا مادہ تھا۔ تم میں یقین تھا۔ تم میں اصل اور حقیقی محبت تھی اور بالآخر تم میں سچا جوش تھا۔ اس لئے تو کامیابی کا سہرا تمہارے سر پر باندھا گیا اور تم کو برات کا دولہا بنایا گیا یہی وجہ ہے کہ اب دنیا تمہاری جوتیوں کو چوم رہی ہے۔

یہ ہے سچی الفت اور سچے جوش کا نتیجہ اور عاشقان الٰہی کی سچی تصویر نیز اس کے بالمقابل مادی اور جسمی مثال ہی ہزاروں لاکھوں کے علاوہ جو ورطۂ ہلاکت میں غرق ہو کر خراب خستہ ہو چکے ہیں مجنوں لیلیٰ کو دیکھو سوہنی مہینوال کو دیکھو۔ ہیر رانجھا کے حال کو مطالعہ کرو سسی پنوں کے انجام کو سوچو! اور پھر آدمؑ سے تا ایندم کے عاشقان الٰہی کی سیرت و الف کے اوراق کا مطالعہ کرو کہ کیونکر اول الذکر ناکام نامراد اپنے نگون طالع پر ماتم کرتے ہوئے ناکامی اور نامرادی کی جانگداز بھٹی میں داخل ہوئے اور آخر الذکر ایسے کامیاب اور بامراد ہوئے کہ ایک دنیا نے صرف اُن کی جوتیوں کے صدقے نہ صرف گندے بلکہ جہنم کی جھلس سے نجات پائی۔

اللہ اللہ! یہ کیا معاملہ ہے عقل کام نہیں کرتی دماغ چکر کھائے جاتا ہے کہ ساری عمر دنیا کی محبت میں تو گنوا دی اور کچھ نہ بنا نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے۔ ہائے اُف! غضب مگر یہ کیا ہو گیا عمر عزیز کا پیارا حصہ اور جیتا ہوا برس کے موافق حصہ کس ہم و حزن میں گذر گیا۔ کیا یہ خبط تھا یا جنون تھا آخر کیا تھا جس کے سبب خدا سے غافل اور دنیا کے ساتھ مشغول تھے۔ پیارے ناظرین! یہ بھی کم نصیبی سیہ بختی بدبختی و فلاکت اٹھانے کی تدبیر۔ سچا عشق کرتے بتوں کے فراق میں نہ پڑتے معشوق ازل کو پہچانتے اُس کی ہر ایک ادا کو نظر تعمق سے دیکھتے تو کاہیکو کسی ہیٹے درجہ والے نامراد کو خطرے میں لاتے۔ مگر یہ سچ ہے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے بھاگا نہیں کرتے آخر کار ناکامی اور نامرادی انسان کو سب کچھ سکھا دیتی ہے۔

مادی دنیا کے عشق کے ستانو! ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ! کے آواز لگانے والو! ایک طرف لیلیٰ مجنوں۔ سوہنی مہینوال وغیرہ کے داستان کی تصویر سامنے رکھو اور دوسری طرف آدمؑ سے اسوقت تک کے عاشقان الٰہی کی پھر ایمان سے خدا کو حاضر ناظر کر کے کہو کہ کون جیتا اور کون ہارا؟ کس کے ہاں گلگلوں کی کڑاہی چڑھی کس کے ہاں تیجے کے چنے بٹے؟ یہ ہے ایک صریح فیصلہ سیدھے راہ کا کہ اول الذکر کے لئے ارشاد الٰہی تھا کہ واللہ لایہدی کید الخائنین اور آخر الذکر کے لئے کہ والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا وان اللہ مع المحسنین۔

اے خدا! تیری قدرتوں اور احسانوں کے قربان تو نے کیسے کچھ نظارے دکھلائے زبان میں کہاں طاقت کہ اُن کو بیان کرے اور قلم تو اس راہ میں ٹوٹا پھوٹا ہوا ہی ہے پس ہم سے جو کچھ بھی بن پڑتا ہے کہ اُٹھتے ہیں اور تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ ہم کو اپنی نازیبائیوں سے بچا لینا دیکھنا! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تجھ سے دور ہو جائیں اور شیطانی پنجے میں اسیر ہو کر تیرے راہ کو کھو بیٹھیں یا تجھ کو اور تیرے احسانوں کو بھول جاویں مولا کریم! اپنے کرم سے اپنی محبت کی آگ ہمارے سینے میں بھڑکا اور اپنی الفت سے ہمارے سینے کو بھر دے اور ہمارے اندر صدق و صفا کی روح پھونکدے اور ہم کو بھی والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا ان اللہ مع المحسنین کے زمرہ میں جگہ دیدے آمین ثم آمین۔ اے قادر توانا! ہم تیری قدرتوں پر تکیہ کر کے ایک اور دعا مانگنے کی بھی جرأت کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اپنے صادق بندہ کو پہچاننے کی آنکھیں ان لوگوں کو جو اُسکے منکر ہیں عطا کر دے یا اللہ! انکو اسطرح گمراہی میں نہ رہنے دینا اب اُنپر رحم کر دے آخر تیرے عاجز بندے ہیں گو کبر کرتے ہیں مگر تو اُنکے دلوں کو اسطرف پھیر دے جو وہ تیرے مسیح کے قدموں پر گر پڑیں یہ کہتے ہوئے کہ انا کنا خاطئین۔ یا اللہ! اپنے مسیح موعود کو مع اُسکی جماعت کے کل مرادوں میں کامیابی عطا فرما اور دشمنوں پر غلبہ دے اور بالآخر دین کا بول بالا کر۔ آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین فقط۔ (خاکسار محمد حسین از لاہور چھاؤنی)

لنگر خانہ کی ضروریات پر توجہ کرو

لنگر خانہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا اہتمام فرماتے ہیں لنگر خانہ کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں اور اسکے اخراجات ایک سو روپیہ یومیہ سے بھی متجاوز ہو چلے ہیں بعض اوقات لنگر خانہ کی ضروریات حضرت اقدس کی توجہ اور اوقات میں سخت خلل کا موجب ہوتی ہیں ان دنوں جبکہ گرانی عالمگیر ہو رہی ہے اخراجات لنگر کیلئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے حضرت حجۃ اللہ ایسی تحریکوں کے عادی نہیں اسلئے یکمشت رقوم لنگر خانہ کی امداد کیلئے بہت جلد بھیجکر ثواب حاصل کرنا چاہئے لنگر خانہ کی ضروریات میں سے مہمان خانہ کی توسیع بھی ہے اور نئے اور پرانے مہمان خانہ میں مہمانوں کے لئے جگہ کی سخت تنگی ہے نئے مہمان خانہ میں سے باورچی خانہ اسکی متصل کی سفید زمین میں منتقل کرنیکے لئے جدید کچے مکانات بنوائے جا رہے ہیں مگر قلت فنڈ کی وجہ سے فی الحال انکو روکنا پڑا ہے اور اگر بہت جلد یہ مکانات مکمل نہ ہو جائیں تو آنیوالے سالانہ جلسہ پر مہمانوں کے اترنے کی سخت تکلیف پیدا ہو گی اس لحاظ سے بہت جلد ان مکانات کی تکمیل کیلئے بھی روپیہ بھیجنا چاہئے۔ ایک حق پرست اور حق جو قوم کے لئے ضرورت نہیں ہوتی کہ اسی زمانہ کے عرفی الفاظ میں توجہ دلائی جاوے۔ حضرت اقدس کے اوقات گرامی میں ایسے امور کو ہارج نہیں ہونے دینا چاہئے اس لئے بہت جلد ایسے امور پر توجہ کرنی چاہئے۔ یاد رہے کہ لنگر خانہ کے متعلق ہر قسم کا روپیہ براہ راست حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام آنا چاہئے اور ضروریات لنگر خانہ کو سب سے اول نصب العین رکھنا۔ (ایڈیٹر)

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام - حصہ دوم - یہ بینظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوے کے متعلق نہایت شرح وبسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو نمبروار توڑا ہے قیمت ۴ ۔ ست بچن ۱۰ ۔ آریہ دہرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کے ساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴ ۔ نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲ ۔ فیصلہ آسمانی قیمت ۲ ۔ نور القرآن حصہ دوم عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴ ۔

ایڈیٹر الحکم کی تالیفات - تفسیر القرآن پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ (عہ) سلک مروارید حصہ اول - سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴ ۔ حصہ دوم ۴ ۔

المشتہر

منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پیرو پرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالا مال ہو سکتے ہیں۔ اس تریاق بینظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنے سے طاعون وجملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشار ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہونے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت۔

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و نرخ اجرت سے مطلع فرمائیں۔

المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ وزاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزمائیے پھر منگاؤ بھلا اس میں کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی جاتی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگی۔ اور ہر قسم کی باہ کی شکایات کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ دیں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔

طلا طلسمی - پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتی ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہونچا دیتے ہیں وہ ہمارا اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسکو مفید پائیں گے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور بصارت بڑھانیوالا قیمت ایکتولہ ۱ر

سنون دنداں - دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴ر

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرافراز حسین مالک کارخانہ حمید بلبگڈہ ضلع دہلی

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔

خدا کی تازہ وحی

۶ اور ۷ نومبر کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ ساھب لک غلاماً زکیا۔ رب ھب لی ذریۃ

طیبۃ۔ انا نبشرک بغلام اسمہ یحیٰی۔ الم ترکیف فعل ربک باصحٰب الفیل۔

اخذھم اللہ بقی وحدہ لاشریک معہ قل جاء الحق وزھق الباطل۔ موت قریب

ان اللہ یحمل کل حمل من خدمک خدم الناس کلھم۔ ومن آذاک اذی الناس جمیعا۔

آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہو کرو یا نہ کرو۔ ترجمہ۔ میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جسکا نام یحیٰی ہے (معلوم ہوتا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھیگا کہ تیرا رب ان مخالفوں سے کیا کریگا جو تیرے معدوم کرنے کیلئے حملے کرتے ہیں۔ خدا انکو پکڑیگا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہیگا اسکے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنے باطل بھاگ جائیگا۔ ایک شخص کی موت قریب ہے۔ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائیگا (اس کے معنے اب تک معلوم نہیں ہوئے۔ آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کردے) جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دکھ دیتا ہے اس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دنیا کو دکھ دیا۔ اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں۔ شائد بعد میں اجازت ہوجائے اس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔ **"دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں"**۔ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ کو الہام ہوا۔ **ایک وبا پڑیگی** یہ معلوم نہیں یہ کس قسم کی وبا ہوگی۔

دار الامان کا ہفتہ

(۱) حضرت اقدس علیہ السلام کی صحت خدا کے فضل و کرم سے قوم کیلئے راحت افزا ہے۔ آپ ہر روز صبح کے وقت سیر کو تشریف لے جاتے ہیں

(۲) حکیم الامۃ کا درس قرآن کریم حسب معمول بڑی مسجد میں ہوتا ہے۔

(۳) حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب بھی بخیریت تمام اپنے دینی کام میں مصروف ہیں

(۴) ناظرین کو عید مبارک ہو۔ دار الامان میں عید جمعہ کے دن ہوگی حضرت حکیم الامۃ نے خطبہ عید پڑھا جو آئندہ اشاعت میں درج ہو سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مبارک باد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل خبر اپنے اخبار گوہربار میں شائع فرما کر ممنون فرماویں خدا کے فضل و کرم سے تباریخ ۶ر نومبر ۱۹۰۷ء بوقت ۶ بجے صبح بروز چہارشنبہ مطابق ۲۹ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ اس عاجز کی چھوٹی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جسکا نام حضرت مسیح موعود نے صلاح الدین رکھا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خلیفہ رشید الدین ایل۔ ایم۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن اضلاع متعدد ۵+ ہم جناب ڈاکٹر صاحب کو صدق دل سے مبارک باد دیتے ہوئے دعا کرتے

نظر سے دیکھا ہے قیمت ہے رعایتی قیمت ۱۲ (صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی)

حقیقت نماز: کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اسمیں نماز کی حقیقت۔ ارکان نماز کا فلسفہ۔ نماز کے متعلق ضروری مسایل مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب اور آخری پارہ قرآن مجید کی چند سورتوں کی تفسیر لکھی گئی ہے عام طور پر اس کتاب کو پسند کیا گیا ہے قیمت عمر رعایتی قیمت ۱۲ (ایکہزار درخواستوں کی تعمیل ہو سکے گی)

سلک مروارید ہر دو حصہ: یہ ایک عجیب مذہبی رسالہ ہے جو مستورات کے فائدہ کے لئے لکھا گیا ہے اور قصہ کے پیرایہ میں لکھا گیا ہے اسمیں مستورات کو عیسائی عورتوں کے ہتھکنڈوں سے آگاہ کرنے لئے اور اسلام کی عظمت انکے دلوں میں قائم کرنے کے لئے کوشش کیگئی ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم مسایل کو نہایت آسان طریق پر سمجھایا گیا ہے اس کتاب کو پڑھکر بہت گھروں کو فائدہ پہونچا ہے قیمت ہر دو حصہ ۸ر رعایتی قیمت ۵ر

مراۃ الجہاد: مسئلہ جہاد پر ایک مبسوط اور مفصل بحث اس مسئلہ پر آریوں اور عیسائیوں کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں خصوصاً لیکھرام مقتول آریہ کے رسالہ جہاد کا جواب ہے قیمت عہ رعایتی قیمت عہ

مجربات نوردین: حضرت حکیم الامۃ مولوی حکیم نورالدین صاحب کے طبی مجربات یہ وہ نایاب مجموعہ ہے جو سالہا سال تک آپنے زر کثیر اور اپنی عمر کا ایک گرانمایہ حصہ خرچ کر کے جمع کیا ہے اور اسمیں صرف وہ نسخہ جات ہیں جو آپ نے صدہا مرتبہ تجربہ کئے ہیں۔ ایسے مجربات کو اطبا ہمیشہ چھپایا کرتے ہیں مگر حضرت حکیم الامۃ کی فیاض اور نفع رساں طبیعت نے انہیں عام کر دیا ہے کارخانہ الحکم نے انہیں چھپوایا ہے دو جلدیں طیار ہیں۔ ان مجربات کو پڑھکر ہر شخص اس فن سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کیونکہ نہایت ہی مختصر۔ صاف اور سلیس طور پر اسے لکھا گیا ہے قیمت ہر دو جلد عہ رعایتی قیمت عہ

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء: ۱۸۹۷ء کے اس جلسہ کی مکمل رپورٹ ہے جو قادیاں میں ہوا تھا۔ اسمیں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین زبردست تقریروں کے علاوہ حضرت حکیم الامۃ اور مولوی عبدالکریم مرحوم کی تقریریں بھی شامل ہیں یہ رپورٹ نہایت گرانقدر حقایق کا مجموعہ ہے اور روحانی اصلاح کیلئے ایک مفید ذریعہ ہے قیمت عہ رعایتی قیمت ۶ر (صرف ۲۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوسکیگی)

برہان الحق: ایک عیسائی نو مسلم کی تصنیف جسمیں اس نے عیسائیت کے اصولوں پر نہایت عمدہ بحث کی ہے اور اس رسالہ کا جواب عیسائی نہیں دیسکے قیمت ۳ر رعایتی قیمت ۲ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب: حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف قیمت ۲ر رعایتی قیمت ۱ر (صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی)

عیسائی مذ[illegible]

آریہ دہرم: آریوں کے مسئلہ نیوگ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زور قلم کا نتیجہ قیمت ۴ر رعایتی قیمت ۲ر

نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط: مضمون نام سے ظاہر ہے یہ رسالہ حضرت اقدس کی تقریر اور آپ ہی کے ایک خط کا مجموعہ ہے۔ تین مرتبہ چھپ چکا ہے قیمت ۲ر رعایتی قیمت ۱ر (صرف ۳۰۰ درخواستوں کی تعمیل ہوگی)

آسمانی فیصلہ: حضرت اقدس کی تصنیف قیمت ۲ر رعایتی قیمت ۲ر

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں: یہ وہ مضامین ہیں جو حضرت اقدس نے اپنی بعثت اور ماموریت سے پہلے ملک کے مشہور اور زبردست اخبارات اور رسایل میں شایع کئے قیمت ۲ر (چونکہ ان مضامین کو جمع کرنے میں ایک معقول رقم خرچ کرنی پڑی ہے اسلئے اسکی قیمت میں کوئی رعایت نہیں کیجا سکتی) **ضرورۃ الامام**: حضرت اقدس کی تصنیف قیمت ۱ر رعایتی قیمت [illegible]

ست بچن: یہ زبردست کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سکھوں پر اتمام حجت کی غرض سے لکھی ہے جسمیں اول آریہ پنڈت دیانند جی کے ان اعتراضوں کا جواب ہے جو انہوں نے حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ پر کئے ہیں اور پھر باباصاحب کی اسلامی زندگی کا ثبوت دیا ہے قیمت ۱۰ر رعایتی قیمت ۸ر (بہت ہی تھوڑی جلدیں باقی ہیں)

الہامات و اشتہارات ۱۹۰۵ء: حضرت اقدس علیہ السلام کے ۱۹۰۵ء کے اشتہارات اور الہامات کا مجموعہ قیمت ۳ر رعایتی قیمت ۲ر

اربعین: حضرت اقدس علیہ السلام کی تصنیف قیمت ۴ر رعایتی قیمت ۳ر

محامد المسیح: حضرت مسیح موعود کی شان میں مختلف نظموں کا مجموعہ قیمت ۲ر رعایتی قیمت ۱ر **خطبات کریمیہ**: حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم کے خطبے قیمت ۴ر رعایتی قیمت ۳ر **تفسیر سورہ تبت**: فاضل امروہی کے قلم سے قیمت ۲ر رعایتی قیمت ۱ر

نمونہ قرآن مجید: قاعدہ یسرنا القرآن کے بعد پڑھانے کے لئے ہدیہ ۳ر رعایتی ۲ر

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتابوں کے چند نسخے ہیں۔ الانذار ۳ر اصلاح النظر یعنی مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا۔ تحفہ احمدیہ ۱ر

اخبار الحکم کے پرانے فایل

اخبار الحکم کے جسقدر پرانے فایل ہیں وہ نہایت ہی بیش قیمت اور نایاب مضامین سے لبریز ہیں یہ ایک ایسا امر ہے کہ اسکی زیادہ تفصیل کی کچھ ضرورت نہیں حضرت اقدس کی تقریریں آپکے مکتوبات۔ الہامات۔ بزرگان ملت کے مواعظ خطبات۔ مکتوبات مخالفین اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضوں کے جوابات غرض وہ عجیب و غریب مضامین کا مجموعہ اور سلسلہ کی ایک باضابطہ تاریخ کا کام دیتی ہیں۔ یہ فایل ہمیشہ دو چند قیمت پر دیئے جاتے رہے ہیں اور قدردانوں نے دوگنے دام دیکر بھی انہیں ارزاں یقین کیا ہے لیکن اس موقعہ پر میں اس قیمتی مجموعہ کو (جو موتیوں کے برابر تولنے میں بھی سستا ہے) بھی اس

المشتہر منیجر اخبار الحکم قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

شروع کریگا۔ بغیر اس کے محال۔ اور اگر آپ کہیں کہ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا تو مہربانی کر کے کوئی نظیر پیش کریں تاکہ اسپر ہی قیاس کر لیا جاوے۔ اور پھر ان معنوں پر شاید کسی کو یہ خیال بھی پیدا ہو جاوے۔ کہ جیسے دوسری موت یعنے ثم یمیتکم سے پہلے ایک حیات فاحیاکم یقینی طور پر موجود ہے ویسے ہی پہلی موت یعنے کنتم امواتاً سے پہلے بھی ایک حیات ضرور ہوگی۔ جس سے کچھ بو تناسخ کی بھی آتی ہے۔ ایسے ہی ان معنوں پر اور بھی کئی اعتراض پیدا ہو سکتے ہیں جن کا بیان کرنا موجب طوالت ہوگا۔ غرض جنس طور پر ہمارے نام کے رہبر اور لیڈر اس آیت کو ثبوت ہستی باریتعالیٰ میں پیش کرتے ہیں۔ اس طرح سے تو آیت الٹی وبال جان ہو جاتی ہے اور خدا تعالےٰ کے منکر کو عجیب در عجیب پھندوں میں پھنساتی ہے۔

میرے اپنے خیال میں قرآن مجید ایک روحانی کلام ہے اور روحانی مخلوق کے ذریعہ سے ایک روحانی شخص صلعم کے منہ سے نکلی ہے۔ اس لئے اسے لغت اور دوسرے پیچ در پیچ جالوں میں پھنسانے کی حاجت نہیں۔ اور نہ ہی ایسی سردردیوں سے کوئی روحانی فائدہ پہنچا کرتا ہے۔

معزز ناظرین بات تو بالکل صاف ہے کہ اللہ کریم اس ضلالت اور گمراہی کی موت کو یاد دلاتا ہے۔ جو ان لوگوں پر آنحضرت صلعم کے دعوئے نبوت سے پہلے طاری تھی جیسے موتھا ۱۴/۱۴ و ۵/۲۱ و ۶ و ۸ و ۱۸/۲۷ ضلال مبین ۱۱/۲۸ اور قست قلوبھم ۱۸/۲۷ وغیرہ آیات سے اظہر من الشمس ہے۔ اور پھر اس زندگی کو اپنی ہستی کے لئے بطور ایک زندہ گواہ کے پیش کرتا ہے جو قبل از وقت خدائی وعدوں کے مطابق ظہور میں آتی تھی۔ جیسا کہ یحی الارض ۱۸/۲۷ لما یحییکم ۱۷/۹ اور وایدھم بروح منہ ۴/۲۸ اور اسی قسم کی دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ ہاں ایک شبہ ان معنوں پر بھی پیدا ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ پہلی موت اور حیات میں تو ہم نے مان لیا کہ روحانی موت اور روحانی حیات مراد ہے۔ اور آیت لما یحییکم ۱۷/۹ اسبات کی تائید بھی کرتی ہے۔ لیکن چونکہ محمد رسول اللہ وفات پا چکے ہیں اور نہ ہی ان کے بعد کوئی نیا یا پرانا رسول آسکتا ہے۔ کیونکہ وہ خاتم النبین ہیں۔ اس لیے دوسری موت اور حیات کے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر میرے نزدیک یہ شبہ بہت جلدی دور ہو سکتا ہے اور عقلمندوں کے لئے ایک لاجواب جواب دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ حق کی پیاس بھی ہو۔ اور میرے خیال میں جو جواب میں اپنی ناقص سمجھ کے مطابق ذیل میں درج کروں گا وہ بذات خود ایک ایسا جواب ہے جو خدا تعالےٰ کی ہستی کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

ناظرین اخبار! قرآن کریم کو بنظر غور پڑھنے سے محمد رسول اللہ صلعم کی دو بعثتیں ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ وہ جسمانی طور پر وفات پا چکے ہیں اسلئے دوسری دفعہ بھی محمد رسول اللہ صلعم ہی مبعوث ہوں گے لیکن بروزی اور ظلی طور پر جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

بعثت اول۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمہ ۱۱/۲۸ یعنے وہی عزیز اور حکیم اللہ ہے جس نے امیوں کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ جو اللہ کی آیات کی ان پر تلاوت کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کا تزکیہ کرتا ہے۔ اور انکو آلہی کتاب اور آلہی حکمت کی باتیں سکھاتا اور سمجھاتا ہے اور پھر فرمایا۔

(بعثت دویم) واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ۱۱/۲۸ ۔ اور انہیں صحابہ میں سے ایک گروہ صحابہ کا آخر میں بھی ہوگا لیکن وہ لوگ ان لوگوں سے ملے نہیں بلکہ بعد میں پیدا ہوں گے۔ اور یہی رسول آیات اللہ کی تلاوت انپر کرے گا۔ اور ان لوگوں کا تزکیہ کریگا اور آلہی کتاب اور آلہی حکمت کی باتیں انہیں سکھائیگا اور یہ کوئی مشکل کام نہیں بلکہ خدا سب پر غالب ہے اپنے اس کام کو اپنی حکمت سے سر انجام دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔

مندرجہ بالا آیات کو بنظر غور دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلعم کی خدا تعالےٰ نے دو بعثتیں رکھی ہیں ایک جسمانی طور پر اور ایک ظلی اور بروزی طور پر۔ لیکن چونکہ آخری بعثت کے وقت جو لوگ مخالفت کریں گے ان کا نام قرآن کریم میں یہود رکھا گیا ہے جیسا کہ حملوا التوراۃ اور اس قسم کی دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس وقت نصارے کا عام غلبہ ہوگا اور عیسےٰ پرستی کا بہت شور برپا ہوگا۔ اور نیز امن اور آزادی کا زمانہ ہوگا۔ اس لئے دوسری دفعہ آنحضرت صلعم بحیثیت حضرت عیسیٰ کے آئیں گے اور نہایت حلیمی فروتنی مسکینی اور انکساری سے اپنے جمالی نام احمد کا ظہور فرمائیں گے ایسا ہی اس آخری زمانہ کے لئے قرآن کریم میں بہت سے اشارات بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً نہروں کا کثرت سے کھودا جانا۔ رسالوں کتابوں اشتہاروں اور اخباروں کی عام طور پر اشاعت ہونا۔ چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گہن لگنا عیسےٰ پرست لوگوں کا حکمران ہونا۔ میل ملاپ اور دیگر تعلقات کو قائم کرنے کے لئے بہت سے ذرائع اور اسباب کا پیدا ہو جانا۔ ایسی ایسی سواریوں کا نکلنا جن سے اونٹوں کی وقعت کم ہو جانا۔ مختلف مذاہب کے آپس میں بحث مباحثوں کا بہت شور برپا ہو جانا۔ طاعون کا کثرت سے پھیلنا۔ زلزلوں کا بار بار زور سے آنا وغیرہ وغیرہ بہت سے نشانات ہیں جن کو تفصیل سے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ بلکہ میں اپنے اصلی مقصود کی طرف توجہ کر کے لکھتا ہوں کہ جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ آنحضرت صلعم کی دو بعثتیں ہیں تو اس سے ایک نتیجہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ آیت وکنتم امواتاً فاحیاکم ج ثم یمیتکم ثم یحییکم میں انہیں دو زمانوں کی طرف اشارہ ہے جن میں اللہ کریم محمد رسول اللہ صلعم کے ذریعہ سے لوگوں کو روحانی طور پر زندہ کرے گا۔ اور اپنی ہستی پر ایک لاجواب اور دنداں شکن دلیل قایم کریگا۔ گویہ سچی بات ہے کہ نصف حصہ اس دلیل کا پہلی صدی میں ہی ظہور میں آچکا تھا۔ اور آنحضرت صلعم کی پہلی بعثت میں ہی دنیا پرست لوگ ایک قادر اور توانا مالک الکل اور خالق الکل ہستی پر ایمان لے آئے تھے اور دنیا نے ایک انقلاب عظیم کا چہرہ دیکھا تھا لیکن حقیقی کمال اسی صورت میں ظہور میں آئے گا۔ جبکہ دونو پہلو برطرح سے پورے ہوں گے اور بعثت ثانی کا نورانی جلوہ نظر آئے گا۔ اور جیسے چاند جب چڑھتا ہے تو گو اسکی حالت ایک حد تک ظاہر کرتی ہے کہ ایک وقت یہ اپنے پورے کمال کو پہونچیگا۔ لیکن حقیقی کمال اس کا تبھی سمجھا جاتا ہے جب چودھویں تاریخ آجاتی ہے۔ اور نورانی چاند پردوں کو چیرتا ہوا اپنا کامل چہرہ دکھاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کے نور کے کامل جلوہ یعنے بعثت ثانی کے لئے چودھویں صدی مقرر ہے اور کل موعودہ آثار اولیاء اللہ کے الہامات اور اہل کشوف کے رؤیات اور کلام آلہی کے استدلات سب کے سب چودھویں صدی کا پتہ بتاتے ہیں۔ (باقی آیندہ)

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشگوئی کو خوب شایع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یاد داشت کیلئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپاں کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تبصرہ

مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن سے ان کا ایمان قوی اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قایم ہو جاویں واضح ہو کہ میں نے اس ہفتہ کے اخبار عام میں اس کے پہلے کالم میں ہی پڑھا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمدؐ کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اُس پر چڑھایا ہے کہ گویا انہیں ہی کسی کا مباہلہ میں فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لئے خداتعالیٰ کافی ہے واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اسطرح پر معیار صدق وکذب بنایا جاوے کہ اگر اُس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہی جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹھہراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جاویں جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے جیسا کہ وہ مقابلہ میں شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا میرا لڑکا مبارک احمدؐ نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہونچا تھا جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُسکی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُسکی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوگا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اُس دن خوش ہوگا اور اپنا وار کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کی بدانجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئے گا اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور ساتھ اُس کو میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا کہ انی مع اللّٰہ فی کل حال یعنے میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں اور جو اسکی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر اور یہ بھی انکی نسبت الہام تھا کہ اِنّما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ یعنی اے اہل بیت خدا تمہیں ایک امتحان کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ اس الہام میں بھی اسی مصیبت کیطرف

اشارہ تھا اور علاوہ اس کے اور کئی الہام تھے جن میں بصراحت اس لڑکے کے مرنے کی خبر دی گئی تھی اور صرف یہی نہیں تھا کہ زبانی اپنی جماعت کو یہ پیشگوئیان بتلائی گئی تھین بلکہ یہ پیشگوئیان اس واقعہ سے کئی سال پہلے اخبار بدر اور الحکم مین شائع کر دی گئی تھین جس کا خلاصہ مضمون یہی تھا کہ مبارک احمدؐ قبل اس کے کہ جو بلوغ کی عمر کو پہونچے فوت ہو جائیگا اور باوجود اس کے کہ میرے کئی اور لڑکے تھے جو اُس کے حقیقی بھائی تھے مگر مینے خدا سے الہام پا کر صریح طور پر پیشگوئی مین شائع کیا تھا کہ قبل از بلوغ وفات پانیوالا مبارک احمدؐ ہے اور صاف اور کھُلے لفظون مین لکھا تھا کہ مبارک احمدؐ نابالغ ہونے کی حالت مین ہی فوت ہو جائیگا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تو خدا تعالی کیطرف سے ایک عظیم الشان نشان تھا جو خدا نے کھُلے کھُلے طور پر خبر دے دی کہ مبارک احمدؐ بلوغ کی عمر تک نہین پہونچیگا اور خوردسالی مین ہی فوت ہو جائیگا اب کوئی ایماندار سوچے کہ کیا یہ کسی اعتراض کی جگہ تھی بلکہ یہ موت تو پہلے ہی سے مقرر ہو چکی تھی اور اخبارون مین شائع ہو چکی تھی اسلیئے یہ ایک بڑا بھاری نشان تھا کیونکہ ایسے عمیق غیب پر انسان کا علم محیط نہین ہو سکتا مگر تعصب کا کیا علاج۔ متعصب انسان اندھا ہو جاتا ہے اور اس وقت اُس پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎ چشم بداندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر ۔ لیکن خدا کی قدرتون پر قربان جاؤن کہ جب مبارک احمدؐ فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالے نے یہ الہام کیا۔ انا نبشرک بغلام حلیم۔ ینزل منزل المبارک۔ یعنے ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہین جو بمنزلہ مبارک احمدؐ کے ہوگا اور اس کا قایم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اُس نے بمجرد وفات مبارک احمدؐ کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دی تا یہ سمجھا جاوے۔ کہ مبارک احمدؐ فوت نہین ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام مین مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما یعنی مین تجھے راحت دونگا اور مین تیری قطع نسل نہین کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا۔ اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائین گے تو وہ دیکھین گے۔ کہ آج جو خدا کیطرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور مین آئے گی۔ خدا کی باتین ٹل نہین سکتین وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جانی اور خونی دشمنون سے بچایا وہ مجھے بھی بچالیگا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائینگے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہین رکھتا جو شخص تقویٰ سے کام نہین لیتا اور بدزبانی مین حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہئیے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہین اگر ہماری اولاد مین سے کوئی مر گیا یا آیندہ مرے تو دشمنون کے لئے یہ خوشی کی بات نہین کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دیگئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزون مین سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین مین سے بعض کی اجل قریب ہے سو ایسے واقعات دشمن کیلئے خوشی کی جگہ نہین کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان مستثنیٰ نہین رہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہانتک کہ خبیث فطرت کافرون نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھا مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہانتک کہ اُن عرب کے کافروں کا نام ونشان نہ رہا جو آنحضرت کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا یہ سچ ہے کہ العاقبة للمتقین۔ سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے اور اُن کا نام ونشان نہیں رہیگا۔ اس بارہ میں ان دنوں میں جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اسجگہ لکھتا ہوں چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد کریں اور اس کو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں پر چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس سے اطلاع دیں اور جہانتک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکاروں کو اس امر پر مطلع کریں۔ کیونکہ یہ دن آنیوالے ہیں اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم میں اور ہمارے ان مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اس کا غضب سب سے بڑھکر ہے اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہیں اور اس پیشگوئی میں ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان میں سے میرے قتل کے فتوے دئے کہ وہ سب لوگ چاہتے ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کریگا جو اس کے علم کے موافق ہے اُس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ انک بمنزلة رحی الاسلام آثرتک واخترتک۔ ترجمہ۔ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھیگا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے تھے اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہیں اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہیں اُن کا انجام کیا ہوگا ہے یعنی انکا انجام وہی ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔ پھر فرمایا۔ وینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فج عمیق۔ یعنی تیری مدد وہ لوگ کرینگے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آئیں گے اسجگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت "یاتون من کل فج عمیق" خانہ کعبہ کے حق میں ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکّی کے ہے اور اس چکّی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنیوالے سلامت نہیں رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہوجائیں گے اور پھر فرمایا۔ اِنّی انا ربک الرحمٰن۔ ذو العزة والسلطان من عاد اولیائی فکانما خر من السماء۔ اِنّی موجود فانتظر۔ سینالھم غضب من ربھم وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ قل انی امرت لکم فافعلوا ما تؤمرون۔ الیوم یوم البرکات یا عبد اللہ انی معک۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ یعنی میں رحمان ہوں صاحب عزت اور سلطنت جو شخص میرے ولی کی دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا میں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب اُنپر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہیں کرتے مگر اسحالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائیں گے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائینگے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا اور پھر فرمایا میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہیں کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ خدائے کریم واپس دیگا ان کو کہدے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس یہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اس رات کی جو تاریک ہو جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا اور پھر اردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے

مطابق ۔ اور پھر فرمایا ۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا **خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالیٰ** وضعنا عنک وزرک الذی

انقض ظہرک و رفعنا لک ذکرک ۔ انی معک ذکرتک فاذکرنی وسع مکانک حان ان تعان و ترفع بین الناس

انی معک یا ابراہیم انی معک و مع اہلک انک معی و اہلک انی انا الرحمان فانتظر قل باخذک اللہ یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے تیرا انجام نیک ہی خیر ہی اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہم تیرا بوجھ اتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دو وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جاویگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کیساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل ہیں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنے دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی سنہ ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کیطرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے انکی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔

اس پیشگوئی کیساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنیوالی ہے جسکی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی وہ لوگوں کو دیوانہ کیطرح کر دیگی معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چاردیواری کے اندر ہیں بچاؤنگا ۔ گویا اُس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائیگا وہ بچایا جائیگا اور خدا نے فرمایا میں روزہ بھی کھولونگا اور افطار بھی کرونگا اور اس گھڑی تک جسکو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا ۔ میرا عذاب دنیا کے شامل حال رہیگا اور طاعون دور نہیں ہوگی اور کبھی دور نہیں ہوگی جبتک کہ لوگ اپنی اصلاح کر کے نیکی اور خدا کیطرف رجوع نہ کریں خدا چاہتا ہے کہ زمین گناہ سے پاک ہو جاوے اس لئے اس نے ایک طرف اس طاعون اور کئی اور عذاب بھیجے اور دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنیوالا بھیجا ۔ تا زمین کو گناہ سے پاک کرے ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

خاکسار

مرزا غلام احمد ۔ ۵ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء

کلماتِ طیّبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

ایک شخص نے دریافت کیا کہ مُردے کو کھانے کا ثواب پہنچتا ہے یا نہیں - اور ساتھ ہی مختلف اشیاء کے نام لے لے کر تفصیل وار پوچھنا شروع کر دیا - کہ ان کا ثواب بھی پہنچتا ہے یا نہیں حضرت اقدس نے فرمایا - کہ طعام کا ثواب پہنچتا ہے بشرطیکہ حلال کا

مُردہ کو طعام کا ثواب پہنچتا ہے

طعام ہو قرآن شریف جس طرز سے حلقہ باندھکر پڑھتے ہیں - یہ تو سنت سے ثابت نہیں - مُلّاں لوگوں نے اپنی آمدن کے لئے یہ رسمیں جاری کر دی ہیں - ہاں اگر خدا چاہے تو مُردہ کے حق میں دعا بھی قبول ہو جاتی ہے لیکن یاد رکھو کہ اپنے ہاتھ سے ایک پیسہ دینا بھی بہتر ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ کوئی دوسرا آدمی اس کے عوض میں بہت سا مال خرچ کر دے - اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے وہ نیتوں کو جانتا ہے اور وہی ثواب پہنچانے والا ہے جب یہ بات ثابت ہے کہ مُردوں کو بھی ثواب مل جاتا ہے تو پھر تفصیلوں کی کیا ضرورت

اُس عالم کی تفصیل نہیں ہو سکتی

ہے - ایک صحابی کا بیٹا دعا مانگا کرتا تھا کہ یا اللہ مجھے بہشت بھی دے اور انار اور انگور بھی دے صحابی نے کہا کہ جب بہشت مل گیا تو انار انگور سب چیزیں اسی میں آ گئیں - اس کی تفصیلوں کی ضرورت کیا ہے - اس عالم کی تفصیلیں ہو نہیں سکتیں - وہ تو ایک پوشیدہ اور مخفی عالم ہے -

فرمایا - آج کل دُنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے تم لوگ اچھی طرح سے نظر ڈال کر دیکھ لو - شہروں اور بازاروں میں جا کر دیکھ لو - لاکھوں اور کروڑوں آدمی اِدھر

دُنیا کی حالت

سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر محض دُنیا کی خاطر مارے مارے پھرتے ہیں ایسے آدمی تھوڑے نکلینگے جو دین کی غرض سے پھرتے ہوں - حالانکہ خدا تعالیٰ نے تو یہی دعا سکھلائی تھی - کہ صراط الذین انعمت علیھم کہ یا الٰہی وہ راہ دکھا اور اُسی راہ پر چلنے کی توفیق دے جس پر چلنے سے منعم علیہ گروہ میں شامل ہو جاویں

زندگی کی اصل غرض

اصلی مقصد انسان کا تو دین ہونا چاہئے - اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ جو لوگ یہاں دین کی خاطر آتے ہیں - اُن کو کچھ دن ضرور ٹھہرنا چاہئے شاید کوئی مفید کلمہ اُن کے کانوں میں پڑ جاوے - بعض لوگوں کی کوششیں اور تدبیریں محض دُنیا کمانے کی خاطر ہوتی ہیں - یہاں تک کہ بڑی بڑی پنشنیں پا لیتے ہیں لیکن

دُنیا کی غرض ختم ہونے میں نہیں آتی

پھر بھی بس نہیں کرتے اندر ہی اندر اس جستجو میں لگے رہتے ہیں کہ اب کوئی خطاب ہی مل جاوے لیکن جونہی یہ مال متاع چھوٹتا نظر آتا ہے اور موت سر پر آ جاتی ہے تب ہاتھ ملتے

دُنیا کی محبت کا آخری نتیجہ دُکھ ہے

ہیں کہ او ہو یہی دُنیا تھی جس کے لئے ہم مارا مارا پھرتے تھے اور ہر وقت اسی کے فکر اور غم میں مبتلا رہتے تھے - اور اُس وقت سخت دُکھ اور پریشانی ہوتی ہے اور اسی میں جان نکل جاتی ہے

فرمایا - جب ایک چیز کی کثرت ہو جاوے تو پھر اس کی قدر نہیں رہتی - پانی اور اناج جیسی کوئی چیز نہیں - اور یہ سب چیزیں آگ ہوا مٹی پانی ہمارے لئے نہایت ہی

ایک چیز جب کثرت سے مل جاوے تو پھر انسان غلطی سے اُس کی بے قدری کرتا ہے

ضروری ہیں - مگر کثرت کی وجہ سے انسان اُن کی قدر نہیں کرتا لیکن اگر جنگل میں ہو اور کروڑہا روپیہ بھی پاس ہو مگر پانی نہ ہو تو اس وقت کروڑہا روپیہ بھی ایک گھونٹ کے بدلے دینے کو تیار ہوتا ہے - اور

دُنیا کچھ چیز نہیں اللہ بڑی چیز ہے

آخر بڑی حسرت سے مرتا ہے دُنیا کی دولت چیز ہی کیا ہے جس کے لئے انسان مارا مارا پھرتا ہے - ذرا سی بیماری آ جاوے - پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا ہے مگر سکھ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں آتا - جب یہ حال ہے تو انسان کی یہ کس قدر غفلت ہے کہ اُس حقیقی کارساز کی طرف توجہ نہ کرے جس کا بنایا ہوا یہ سب کارخانہ ہے اور اُس کا ذرہ ذرہ جس کے تصرف اور اختیار میں ہے -

---

فرمایا - لوگ تلاش کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت ملے - لیکن یہ بات جلد بازی سے

جلد بازی اچھی نہیں

سے حاصل نہیں ہوا کرتی - جب انسان کی روح نکل کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے - اور اسی کو اپنا اصلی مقصود خیال کرتی ہے - تب اس کے لئے حقیقت کا دروازہ بھی کھولا جاتا ہے - لیکن یہ سب کچھ خدا کے فضل پر موقوف ہے اور صحبت صادقین سے یہ باتیں حاصل ہوا کرتی ہیں -

---

فرمایا - لوگ دُنیا کا حساب و کتاب کس قدر محنت سے یاد رکھتے ہیں -

عمر کا حساب رکھو

لیکن عمر کا حساب نہیں رکھتے - اور خیال بھی نہیں کرتے کہ اب عمر کا کس قدر حصہ باقی رہ گیا ہے اور اس کا اعتبار کیا ہے -

فرمایا - دُنیادار دُنیا کے ہم و غم میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ انجام کا اُسے بھولے سے بھی خیال نہیں گذرتا - اور جس طرح ایک خارش والا بس نہیں کرتا - جب تک کہ

دُنیادار کی حالت کا مختصر نقشہ

خون نہ نکل آوے - اسی طرح وہ بھی سیر نہیں ہوتا - اور کتے کی طرح اپنا خون آپ پیتا ہے اور جانتا نہیں کہ دُنیا کی زندگی چیز ہی کیا ہے - اسی واسطے اللہ کریم نے مسلمانوں کو غیر المغضوب علیھم ولا الضالین والی دعا سکھائی ہے - کہ جو لوگ اسی دُنیا کے کیڑے ہوتے ہیں اور اسی دُنیا کی خاطر رسولوں اور نبیوں کا انکار کر دیتے ہیں - اور پھر اسی دُنیا میں ہی ان پر عذاب نازل ہوتا ہے ان میں شامل ہونے سے بچا - یہ بڑے خطرہ کا مقام ہے - دیکھو اب تو مرنے کے لئے نئے نئے سامان پیدا ہو گئے ہیں - بہت سی ایسی بیماریں نکل آئی ہیں - جو بالکل نئی ہیں - اور پھر طاعون کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے - گھر

عبرت حاصل کرو

کے گھر خالی ہو گئے ہیں - اور دُنیا میں ایک نیا ہی آ گئی ہے -

بوقت ظہر - ۲۲ - اکتوبر

فرمایا - ہماری جماعت میں کوئی بیس ۲۰ پچیس ۲۵ بلکہ تیس ۳۰ کے قریب ایسے آدمی

ملہم اور جنون

ہوں گے جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں - مجھے اُن کے جنون کا ہی اندیشہ رہتا ہے - انسان کو چاہئے کہ اپنی حالت کا مطالعہ کرے اور اپنے اس معاملہ کو دیکھے جو وہ خدا کے ساتھ رکھتا ہے اور حدیث النفس کا خیال نہ رکھے - ایسے لوگوں کے خط جب مجھے آتے ہیں تو بجائے اس کے کہ میں خوش ہوں - اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ان کو جنون نہ ہو جاوے - جب وہ خط میں پڑھتا ہوں تو بدن کانپ جاتا ہے اللہ کریم

کاہن اور مجنون کی کیوں تردید کی

نے کاہنوں اور مجنونوں کی جو تردید کی ہے تو اسی واسطے کہ آخر ان کو بھی بعض باتیں معلوم ہو جایا کرتی ہیں - انسان کو چاہئے کہ اپنے تعلق کو خدا سے پاک کرے - زانی فاسق فاجر تو ابھی توبہ کر سکتے ہیں - مگر ایسے لوگ کبھی توبہ نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں - اور ایسی باتوں سے اکثر طناز ہو جاتے ہیں -

---

فرمایا - موقع کے مناسب حال بعض اوقات الزامی جواب دینے پڑتے ہیں -

الزامی جواب دینے کی وجہ

جب دل بہت دُکھایا جاتا ہے تو عیسائیوں کو متنبہ کرنے کے لئے کہ اگر جواب انہیں باتوں کو کہا جاتا ہے تو

ایسا جواب ہم بھی دے سکتے ہیں۔ انھیں کی کتابوں سے وہ باتیں پیش کی جاتی ہیں اور ایسے جواب قرآن مجید میں بھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ وہ جواب صرف پادریوں کو متنبہ کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ ورنہ حضرت عیسیٰؑ کو ہم خدا کا رسول اور خدا کا مقبول اور برگزیدہ سمجھتے ہیں۔

۲۳- اکتوبر بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ آں حضرت صلعم پر کافروں نے جو جادو کیا تھا۔ اُس کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔

جادو شیطان کی طرف سے ہے

حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ جادو بھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ رسولوں اور نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہو سکے۔ بلکہ ان کو دیکھکر جادو بھاگ جاتا ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی ۱۶/۱۲۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر جادو تھا۔ آخر موسیٰ غالب ہوا کہ نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ آں حضرت صلعم کے مقابلہ پر جادو غالب آگیا۔ ہم اس کو کبھی نہیں مان سکتے۔ آنکھ بند کر کے بخاری اور مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے برخلاف ہے۔

آنکھ بند کر کے بخاری اور مسلم نہ مانو

یہ تو عقل بھی تسلیم نہیں کرسکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو۔ ایسی ایسی باتیں کہ اس جادو کی تاثیر سے (معاذ اللہ) آں حضرت صلعم کا حافظہ جاتا رہا یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا کسی صورت میں صحیح نہیں ہو سکتیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی خبیث آدمی نے اپنی طرف سے ایسی باتیں ملا دی ہیں۔ گو ہم نظر تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف آں حضرت صلعم کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔ اُس وقت احادیث کے جمع کرنے کا وقت تھا۔ گو انہوں نے سوچ سمجھکر احادیث کو درج کیا تھا مگر پوری احتیاط سے کام نہیں لے سکے۔ وہ جمع کرنے کا وقت تھا لیکن اب نظر اور غور کرنے کا وقت ہے۔ آثار نبی جمع کرنا بڑے ثواب کا کام ہے لیکن یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جمع کرنے والے خوب غور سے کام نہیں لے سکتے۔ اب ہر ایک کا اختیار ہے کہ خوب غور اور فکر سے کام لے۔ جو ماننے والی ہو وہ مانے اور جو چھوڑنے والی ہو وہ چھوڑ دے۔

خبیثوں کی کرتوت

آثار نبی جمع کرنا کار ثواب ہے

ایسی بات کہ آں حضرت صلعم پر (معاذ اللہ) جادو کا اثر ہو گیا تھا۔ اس سے تو ایمان اُٹھ جاتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۱۵/۵ ایسی ایسی باتیں کہنے والے تو ظالم ہیں نہ کہ مسلمان۔ یہ تو بے ایمانوں اور ظالموں کا قول ہے کہ آنحضرت صلعم پر (معاذ اللہ) سحر اور جادو کا اثر ہو گیا تھا اتنا نہیں سوچتے کہ جب [illegible] یہ حال ہے تو پھر امت کا کیا ٹھکانا وہ تو پھر غرق ہو گئی۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جس معصوم نبی صلعم کو تمام انبیاء مس شیطان سے پاک سمجھتے آئے ہیں۔ یہ اُن کی شان میں ایسے ایسے الفاظ بولتے ہیں۔

ایمان کا خیال رکھو

فرمایا۔ یہ بات ہمارے تو وہم و قیاس میں بھی نہ تھی۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہمارا نام مریم رکھا ہے اور پھر اس میں نفخ روح کر کے عیسیٰؑ پیدا کیا ہے۔

فرمایا۔ پہلے عیسیٰؑ کے وقت تو ابن حلال مریم میں شک تھا لیکن یہاں ابن مریم میں شک کیا گیا ہے۔

فرمایا۔ باوجود براہین احمدیہ کے ریویو لکھنے کے کسی نے اسپر جرح نہیں کی کہ کیوں مریم نام رکھا۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ اسی کتاب میں یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک کا الہام بھی درج ہے مگر اس طرف کسی نے ذرا بھی توجہ نہ کی۔

آریوں کی مذہبی کانفرنس

ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج صاحب جو لاہور کی وچھووالی آریہ سماج کے سکرٹری ہیں ایک چٹھی اخبار الحکم میں چھاپنے کیلئے بھیجتے ہیں میں اُن کی چٹھی کو چھاپ دینے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتا لیکن بڑی افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ آریہ سماج وچھووالی اس قسم کے تماشوں سے کیا فایدہ اُٹھانا یا فایدہ پہنچانا چاہتی ہے ڈاکٹر صاحب کے اعلان سے مترشح ہوتا ہے کہ چند گھنٹے اس مقصد کے لئے نکالے جاویں گے کیونکہ ۲ دسمبر کی شام کو خاص جلسہ ہوگا۔ چند منٹوں میں کوئی شخص "الہامی کتاب" کے مضمون پر کس قدر گفتگو کر سکتا ہے یہ ظاہر امر ہے۔ اگر آریہ سماج وچھووالی کو مذہبی کانفرنس ہی کا شوق تھا تو اُس کے لئے کئی دن رکھے ہوتے تاکہ جو لوگ اس مضمون پر کچھ کہنا چاہتے وہ پورے اطمینان سے کہہ سکتے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ اس جلسہ میں وہ لوگ بھی مدعو ہیں جو سرے سے خدا تعالیٰ کے منکر ہیں وہ کسی الہامی کتاب پر کیوں گفتگو کرنے لگے۔ غرض یہ اشتہار بجز ایک نمائشی ہستی کے اور کوئی پہلو نہیں رکھتا۔ اور نہ اس قسم کے جلسوں سے کوئی مفید نتیجہ نکل سکتا ہے۔ تاہم میں ڈاکٹر صاحب کی استدعا کے موافق اُن کی چٹھی کو ذیل میں درج کر دیتا ہوں اور وہ یہ ہے:۔

مہاشہ ور۔ اوم نمستے

کرپا کر کے مضمون ذیل کو اپنے قیمتی اخبار میں جگہ دیکر مشکور فرماویں

دھرم چرچا

آریہ سماج لاہور وچھووالی کے تیسویں سالانہ جلسہ کے موقع پر بتاریخ ۲ر دسمبر ۱۹۰۷ء بروز سوموار بوقت شام دھرم چرچا کے لئے ایک خاص جلسہ کیا جاوے گا۔ جس میں سناتن دھرمی۔ مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ۔ جینی۔ دیوسماجی۔ برہمو سماجی۔ اور ویدک دھرم اودیمی ہر مذہب کے ودوان مہاشہ مفصلہ ذیل مضمون پر اپنے اپنے مذہبی عقاید کے بموجب مہذبانہ طور پر تقریر فرماویں گے۔ امید ہے۔ کہ مندرجہ بالا مذاہب کے عالم لوگ اس نادر موقع پر عوام الناس کو فایدہ پہنچانے سے دریغ نہیں فرماویں گے اس لئے جو جو بھائی دھرم چرچا میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ کرپا کر کے ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء تک اپنے ارادہ سے سکرٹری آریہ سماج کو اطلاع بخشیں۔ تاکہ مناسب انتظام کیا جاوے۔

مضمون

کوئی پُستک (کتاب) ایشور وکت (الہامی) ہو سکتی ہے
اگر ہو سکتی ہے۔ تو کون سی

چرنجیو بھاردواج۔ ایف آر ایس وغیرہ
سکرٹری آریہ سماج وچھووالی۔ لاہور

انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت مختلف مقامات پر احمدی انجمنیں قائم ہو رہی ہیں اور تجربتاً بعض مقامات پر انجمنہائے ضلع بھی قائم ہو گئی ہیں جیسا کہ کسی گذشتہ اشاعت میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسی بنا پر صدر انجمن کے ماتحت قادیان دارالامان میں انجمن احمدیہ قائم ہو گئی ہے اور ضلع گورداسپور کے لیے وہی انجمن ضلع ہے بعض لوگ بیرونی مقامات سے انجمن احمدیہ قادیان کے قواعد مانگتے ہیں اور سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے مجھ سے ان قواعد کی نقل بھی مانگی ہے میں نے مناسب سمجھا ہے کہ عام اطلاع کے لیے ان قواعد کو یہاں چھاپ دوں تا اگر ان سے کوئی فائدہ بیرونی انجمنیں اٹھانا چاہیں تو اٹھا سکیں۔ مجھے یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہر ایک انجمن کے قواعد اسکی مقامی ضرورتوں کے لحاظ سے ہونگے۔ البتہ عام قواعد سب کے یکساں ہیں اور وہ خود صدر انجمن احمدیہ کی مجلس ناظم نے تجویز کر دیئے ہیں وہ قواعد جو قواعد مذکورہ کے قاعدہ ۱۱ کے ماتحت انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے لیے تجویز کئے ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کی تمام انجمنہائے احمدیہ کے لیے انجمن ضلع ہوگی۔ اور اس ضلع میں جہاں کوئی انجمن احمدیہ ہوگی وہ اس انجمن کی شاخ ہوگی۔

(۲) اس انجمن کے مقاصد اور کام حسب ذیل ہونگے۔

ا قادیان میں رہنے والے افراد سلسلہ احمدیہ کی فہرست تیار رکھنا اور ان سے دینی ضروریات کے واسطے ماہوار اور وقتی ضرورتوں کے چندوں کا وصول کرنا۔

ب مفصلات میں جہاں جہاں مناسب ہو نشاخوں کا مقرر کرنا اور ضلع گورداسپور کے کل احمدی افراد کی فہرست تیار کرنا اور آئندہ اسے مکمل رکھنا۔

ج ایک لائبریری بنانا جس میں حتے الوسع سلسلہ کی تمام کتب اور اخبارات مہیا کی جاویں اور حسب ضرورت دیگر مفید دینی کتب رکھی جاویں۔

د قادیان میں جلسوں کے موقع مہمانوں کی رہائش اور کھانا کھلانا وغیرہ۔ انتظامات میں ناظمان لنگر و مہمانخانہ کی امداد کرنا۔

ہ احمدی احباب جو قادیان میں رہتے ہیں ان کے حقوق کی نگہداشت کرنا اور اگر احمدیوں میں باہم کوئی تنازعہ ہو تو اس کا فیصلہ کرنا اور ان کی ضروریات کے واسطے مناسب اشیاء کے بہم پہونچانے کی تجاویز کرنا۔

و جو دوکاندار احمدی محلہ میں دوکان رکھتے ہوں انکی نگرانی کرنا۔

ز جس حصّہ قادیان میں احمدیوں کی رہائش اور آمد و رفت کثرت سے ہو اس کے راستوں کی صفائی اور روشنی کا انتظام کرنا۔ اور ایسے امور کیطرف گورنمنٹ کو توجہ دلانا جو عام طور پر صحت کے واسطے ضروری اور مفید ہوں۔

ح احمدیوں کو خصوصاً اور دوسرے مسلمانوں کو عموماً حضرت امام کے حکم اطاعت و شکریہ برٹش گورنمنٹ و مخالفت جہاد کیطرف توجہ دلاتے رہنا۔

ط اس کے علاوہ ہر ایک کام جو صدر انجمن احمدیہ اس کے سپرد کرے اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اس کو سرانجام دینا اس انجمن کا فرض ہوگا۔

(۳) ہر ایک احمدی جو انجمن ہذا کے قواعد کی پابندی کرے اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

(۴) انجمن کے انتظامی کاروبار کو سرانجام کرنے کے لیے ایک کارکن کمیٹی انجمن ہذا کے ممبروں میں سے تجویز ہوگی جس کے ممبروں کی تعداد بیس سے زیادہ نہ ہوگی مگر مندرجہ ذیل امور انجمن کے اجلاس عام میں طے ہونگے۔

ا عہدیداران انجمن و ممبران کارکن کمیٹی کا تقرر سالانہ یا بوقت ضرورت

ب انجمن ہذا کے لئے نئے قواعد بنانا یا موجودہ قواعد میں ترمیم و تنسیخ کرنا۔

ج بجٹ سالانہ ضروریات مقامی کا منظور کرنا۔

د مفصلات میں شاخوں کا تقرر۔

ہ بجٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ پر غور کرنا۔

و ضلع کے واعظ یا محصّل کا تقرر۔

ز لائبریری کے لئے کتابوں اور رسالوں اور اخبارات کی منظوری دینا۔

نوٹ (۱) اجلاس عام کا کورم پچیس ممبروں کا ہوگا۔

نوٹ (۲) اجلاس عام انجمن ہذا میں کوئی ایسی بات پیش نہ ہوگی جو کارکن کمیٹی کی معرفت نہ آئی ہو۔

(۵) کارکن کمیٹی کا اجلاس کم از کم ایک بار ہر ماہ میں اور اس سے زیادہ ضرورت کے لحاظ سے ہوگا۔ اور اس کا کورم سات ممبروں کا ہوگا۔

(۶) کارکن کمیٹی کا فرض ہوگا کہ ہر سہ ماہی کے بعد ایک رپورٹ اجلاس عام انجمن میں پیش کرے۔

(۷) سکرٹری کارکن کمیٹی کا فرض ہوگا کہ اجلاس کی اطلاع معہ ان امور کے جو اجلاس میں پیش ہونیوالے ہوں ایک روز پہلے ہر ایک ممبر کارکن کمیٹی کو دے۔ ایسا ہی جب انجمن کا اجلاس عام ہو تو اسکی اطلاع سکرٹری تمام ممبران انجمن کو مع ان امور کے جو انجمن میں پیش ہونیوالے ہیں دیگا اور جہاں قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ کے رو سے ضرورت ہو کافی وقت پہلے شاخہائے انجمن احمدیہ قادیان کے میر مجلسوں اور سکرٹریوں کو ایسی اطلاع دے گا۔

(۸) کارکن کمیٹی کے ممبروں میں ضروری ہوگا کہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ یا دیگر دفاتر اور مختلف محلہ جات میں سے ایک ایک ممبر منتخب کیا جائے۔ ان کے علاوہ کل عہدیداران انجمن کارکن کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔

(۹) بالفعل حسب ذیل دفاتر اور محلہ جات کے لیے ایک ایک ممبر تجویز کیا جاوے گا۔ مدرسہ۔ میگزین۔ دیگر دفاتر صدر انجمن۔ الحکم۔ بدر۔ مہمانخانہ۔ بورڈنگ ہوس۔ الدار۔ محلہ احمدی و متفرق مہاجرین۔ احمدی ساکنین قادیان ہر محلہ ڈیرہ نواب صاحب درسگاہ مولوی نورالدین صاحب۔

(۱۰) قادیان کے چندوں کی وصولی کی نگرانی محاسب انجمن نہیں